



یوسف جبریل فاؤنڈیشن (انٹرنسیشنل) پاکستان (YJF)

نصب العین: علامہ محمد اقبال، علامہ یوسف جبریل اور دیگر مفکرین و بزرگانِ دین کے افکار کی عام فہم انداز میں ترویج و اشاعت۔

صدر: شوکت محمود اعوان

بانی: علامہ محمد یوسف جبریل

ڈپٹی جزل سیکرٹری: وقار احمد اعوان

جزل سیکرٹری: رضوان یوسف اعوان

مختصر تعارف:

علامہ محمد یوسف جبریل 17 فروری 1917ء کو وادی سون سکیر ضلع خوشاب میں ملک محمد خان کے گھر پیدا ہوئے۔ یہ وہی تاریخ
بنتی ہے جس تاریخ کو بائیبل کے مطابق طوفان نوح آیا تھا۔ اس دور کو بھی ایک طوفان دیکھنا تھا مگر مختلف قسم کا۔ طوفان نوح آبی تھا مگر آج کی
دنیا کو ایٹھی تباہ کاری کا طوفان درپیش ہے۔ آپ اعوان قبلیے سے تعلق رکھتے ہیں اور آپ کا شجرہ نسب حضرت علیؑ تک پہنچتا ہے۔ بچپن سے ہی
اعلیٰ ذہانت، یادداشت اور غور و فکر والی طبیعت تھی۔ ابتدائی تعلیم خوشاب اور ڈیرہ اسماعیل خان میں حاصل کی پھر علاقائی رواج کے مطابق فوج
میں بھرتی ہو گئے۔ وانا آپریشن میں حصہ لیا اور پھر عراق بھیج دیے گئے۔ گورکھانوپی پہنچنے سے انکار پر پزاکے طور پر فوج سے کوڑ مارشل ہو
گیا اور وہیں جیل میں حضرت ابراہیم، حضرت خضر، حضرت شیخ عبدال قادر جیلانی سے روحانی ملاقات ہوئی اور انسانیت کو آگ سے بچانے
کا مشن عطا فرمایا گیا۔ اس کے بعد اُنکی قلبی ہیئت ہی بدلتی گئی اور حصول علم کی جستجو میں لگ گئے۔ قدیم و جدید سائنس، معاشیات
فلسفہ، تاریخ، فقہ، تصوف، ادب، تحقیکی علوم غرضیکہ ہر شعبہ میں کاوش حصول علم کرنے کے لئے قدرتی رہے۔ آپ نے قدیم و جدید علوم کا وسیع مطالعہ کیا اور
اس طرح پڑھا کہ ہر نکتے اور ہر پواسٹ پر غور و فکر کیا اور اس کے سبق و خوبی کو پر کھا اور سب کچھ غیر استاد کے پڑھا اور اس حصول علم کے ساتھ
ساتھ روحانی منازل بھی طے کرتے رہے۔ آپ روزگار کے سلسلے میں زیادہ وقت مشرق وسطی میں مقيم رہے۔ قرآن کریم کی سورہ الحمزہ کی
موجودہ دور کے حوالے سے چودہ جلدیوں پر مشتمل سائنسی تفسیر لکھی اور قرآن حکیم میں ایٹھ بم کے تذکرے پر بحث کی۔ یہ سائنسی تفسیر انگریزی
زبان میں امریکہ سے شائع ہوئی ہے جبکہ اس کا ابتدائی اظہار اردو زبان میں پاکستان سے بھی شائع ہوا ہے۔ حضرت علامہ صاحبؒ نے خدا
کی اس زمین پر بننے والی مخلوق کو ایٹھی جہنم اور حلمہ کی تباہ کن ہونا کیوں اور بر بادیوں سے بچانے کیلئے قرآن حکیم اور سائنس کی واضح روشنی
میں بتایا کہ ایٹھ بم اور ایٹھی تابکاری کس طرح انسانیت کے لئے ایک بہت بڑے خطرے کی شکل میں اڑ دھا کی مانند منہ کھولے کھڑی ہے۔
صرف قرآن حکیم انسانیت کو اس المناک عذاب سے نجات دلا سکتا ہے اور اس عذاب سے نجات صرف اسی صورت میں مل سکتی ہے۔ جب

اس سزا کی مذکورہ بالا ان تین وجہوں کو ختم کیا جا سکے جن کا ذکر قرآن ہے چودہ سو برس قبل قرآن حکیم میں آگیا تھا۔ سائنس دانوں نے لفظ (مکمل تباہی) استعمال کیا اور کہا کہ جھگڑے ختم کرنے کے لئے پیداوار بڑھاؤ۔ قرآن حکیم نے اس کے بر عکس سارے جھگڑے کی وجہ پر بیان کر کے مجذہ کر دیا اور علامہ صاحب فرماتے تھے کہ اس مجذہ کے وجہ پر اس کی تشریع کرنا اور اسے انسانیت تک پہنچانا ان کا کام ہے۔ علامہ محمد یوسف جبریل قرآن حکیم کے تلمذ، علامہ اقبال کے شیدائی اور ہادی، اکرم، تاجدار عرب و عجم حضرت محمد ﷺ کے فدائی تھے۔ اس کا ثبوت علامہ صاحبؒ کی زندگی تھی۔ وہ کٹھن راستہ تھا جس پر وہ ثابت قدی سے گامزن رہے اور مشکل سے مشکل لمحات میں بھی ان کے پایہ استقلال میں لغزش نہیں آئی تھی۔ سائنس نے مسلمانوں کے عقائد پر جو منقی اثاثات ڈالے ہیں، انکی اصلاح کیلئے آپ کی تحریریں نمایاں خدمات سرانجام دے رہی ہیں مثلاً فلسفہ تخلیق کائنات اور تھیاروں کی دوڑ اور دنیاۓ انسانیت کے امن کو پائے جانے والے خطرات کی نشاندہی کرتے ہوئے ان مسائل پر تفصیل سے بحث کی اور قرآن حکیم کی روشنی میں انکا حل تجویز کیا۔ آپ نے دنیا میں پائے جانے والے تمام چھوٹے بڑے فسادوں کی جڑ لالج و ہوس کو قرار دیتے ہوئے خود بھی تمام زندگی اس عفریت کے خلاف علم جہاد بلند کرتے رہے اور زندگی کے مختلف شعبوں میں اسکے کردار کو واضح کرتے رہے۔ اسکے علاوہ انہوں نے مسلم امہ کو جدید بہت پرستی سے روکنے میں اپنی تو انیماں صرف کیم۔ وہ اکثر تلقین فرماتے ہیں کہ جدید دور کے بہت بھی اتنے جدید ہیں کہ اکثر ان کو بت تصور ہی نہیں کیا جاتا۔ بینکنی فلسفے پر علامہ صاحب بہت زور دیتے تھے اور کہتے تھے کہ دنیا کا تمام تر نظام اب بینکنی فلسفے پر چل رہا ہے اور ماہیت پرستی اس قدر پھیل چکی ہے اور مستقبل میں پھیلے گی کہ مسلمان اور غیر مسلم میں فرق مٹ جائے گا۔ وہی دنیاوی اغراض، وہی دنیاوی حرستیں وہی دنیاوی لالج، وہی دنیاوی فخر و غرور، بڑی بڑی بلندگیں تعمیر کرنا اور ترقی کے مراحل سے حطمہ کی طرف بڑھنا ہے۔ دنیا کے بڑے بڑے سائنسدانوں، فلسفیوں، سکالرزوں، قرآن حکیم کے پیغام سے روشناس کروایا۔ ہائیڈ رو جن بم کے باñی ایڈورڈ ٹیلر اور معروف فلسفی برٹنیڈر رسول سے انکی خط و کتابت بہت اہمیت کی حامل رہی۔ بہت سی دیگر ملکی و غیر ملکی شخصیات سے خط و کتابت رہی۔ قرآن حکیم کے حوالے سے متعدد مناظروں میں بھی شرکت کی۔ مستشرقین کے اعتراضات کے جواب دیتے رہے۔ ڈاکٹر اینی میری ٹھمل سے قرآن کی الہامی حیثیت پر انکا مناظرہ بہت مشہور ہے۔ معاشریات اسلام پر چار جلدیں تحریر فرمائیں اور امت مسلمہ کی غلط فہمیوں کا ازالہ کیا۔ آپ کے خیال میں جب تک ملکیت کا صحیح اسلامی تصور نافذ نہیں کیا جائے گا تب تک غربت، بے ایمانی اور بے انصافی ختم نہیں ہو سکتی۔ انہوں نے اسلامی معاشری نظام کے بنیادی ستونوں کی وضاحت فرمائی جو کہ قانون کی حیثیت رکھتی ہیں اور اگر اسلامی ریاست میں نافذ کر دیے جائیں تو ریاست جنت نظر ہو سکتی ہیں۔ امت مسلمہ کو درپیش چینجہر پر انہیں مکمل عبور تھا اور انکی تحریریں امت کیلئے ایک مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ تحریک پاکستان میں اہم کردار

رہا۔ قائدِ اعظم سے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ایک یادگار ملاقات اُس وقت کی جب قائد مسلمانوں کے روپوں سے نالاں ہو کر لندن جانے کا سوچ رہے تھے۔ وہاں علامہ صاحب نے ایک بھرپور جذباتی تقریر کی اور انکو تعاون کی بھرپور یقین دہانی کروائی۔ علامہ اقبال اُنکے روحانی مرشد کا درجہ رکھتے ہیں اور انہی کی طرز پر شعری مجموعے بھی مرتب کیے مگر وہ اپنے کلام کو شاعری کہنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔ درحقیقت انکا کلام تفریح طبع کیلئے نہیں بلکہ امت کو نقصان کا احساس دلا کر ایک نئے حوصلے سے اٹھنے کی دعوت دیتا ہے۔ اسی شاعری کے بارے میں حضرت اقبال کے فرزند جسٹس جاوید اقبال نے تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا تھا: ”اس شاعری میں فکر اقبال کا عکس ملتا ہے اور ایک طرح سے یہ اقبال کی شاعری کی بازگشت ہے۔“ نظریہ پاکستان کے حوالے سے اُنکی خدمات نمایاں ہیں شاید یہی وجہ ہے کہ نوائے وقت اُنکے مضمایں بالاتر خیر شائع کرتا تھا۔ جب پاکستان میں قانون سازی کا مرحلہ چل رہا تھا تو اُس وقت علامہ صاحب با دشائی مسجد میں ریسرچ سکالر انوسمگیز تھے۔ آپ نے مصر کے گورنر کیلئے اُنکے والد کا خط انگریزی میں ترجمہ کروا کر تمام افسران اور ممبران اسمبلی کو بھیجا۔ کئی بار ملکی وغیر ملکی سفیروں اور وکلاء سے خطاب کیے اور متعدد جگہ قران اور سائنس کے موضوع پر تکمیر کے لیے بلائے جاتے تھے۔ طب اور ہمیوپیٹیچی پر گہرا عبور رکھتے تھے۔ کینسر کے علاج کے حوالے سے کافی سرگرم رہے اور ایک نسخہ بھی آپکے نام سے منسوب ہے۔ جزل ضیاء الحق کے دور میں جب مغربی دنیا اور بھارت نے پاکستان کے ایٹھی پروگرام کو اسلامی بم قرار دیتے ہوئے اس کے خلاف زہر اگلو جزل صاحب کے کہنے پر علامہ صاحب نے ایک کتاب ”اسلامی بم“ لکھی جس نے اُنکے اس پروپیگنڈہ کو خاموش کروا دیا۔ طنز و مزاح کے حوالے سے اُنکی کتاب ”چڑیا گھر کا ایکشن“ نے کافی پذیرائی حاصل کی اور کئی اخباروں میں قسط وار شائع بھی ہوئی۔ آپ کے ہزاروں مضمایں پانچ دہائیوں تک اخبارات و رسائل کی زینت بنتے رہے۔ واصف علی واصف، ڈاکٹر علاؤ الدین صدیقی، پیر بہاول شیر گیلانی اور پیر کرم شاہ صاحب اُن کے اچھے دوستوں میں تھے۔ اولیاء کرام سے آپ بہت تعلق رکھتے تھے اور اکثر مزارات پر حاضری معمول ہوا کرتی تھی۔ 1982ء میں تصانیف مکمل کیس اور پھر روحانی منازل کو مکمل کرنے میں باقی عمر صرف کی مگر علم سے وابستگی قائم رہی۔ آپ نے زندگی میں بہت سے خواب دیکھے اور اُن میں سے چودہ خوابوں کو وہ رویائے صادقہ کہا کرتے تھے جو انکی زندگی ہی میں شرمندہ تعبیر ہوئے۔ علامہ صاحب نے اپنے مشن کی سمجھیل کے لئے خوابوں کا سہارا کبھی نہیں لیا تھا۔ چالیس برس پر محیط مجنونانہ علمی تحصیل کی جدوجہد ایک ذہن پاش، کمرشکن، اور زہرہ گداز جنگ تھی جو علامہ صاحب نے استاد، کالج، یونیورسٹی اور مالی تعاون کے بغیر تن تھاٹھی۔ ایسی کوئی دوسرا مثال بڑی مشکل سے تلاش کی جاسکتی ہے۔ علامہ صاحب کی علمی فتوحات کی گہرائی تک اس وقت پہنچا جاسکے گا جب آپ کی تمام تصانیف شائع ہو کر تشنہ گان علم کے ہاتھوں میں جا پہنچیں گی۔ اسے علامہ صاحب نے ہمیشہ اپنے پروردگار کی عنایت سمجھا ہے اس پر کبھی فخر کیا نہ شہرت و ناموری کی تمنا رہی۔ 5 جنوری

2006ء برابر ۶ ذی الحجه بر جمعرات دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔ وفات سے لے کر فن ہونے تک بے مثال کرامات کا ظہور ہوا۔ آپ کے جنازے میں لاکھوں کی تعداد میں عوام و خواص نے شرکت کی۔ آپ کامزار مبارک جبریل رود، غربی ملک آباد وادی کینٹ میں ہے جہاں ہر سال ذی الحجه کے پہلے ہفتے میں خراج عقیدت پیش کرنے کیلئے تقریب عرس منعقد کی جاتی ہے۔ انگلی بے پناہ کرامات لوگوں میں مقبول ہیں اور روزانہ کئی لوگ آپ کے مزار پر حاضری دیتے ہیں اور عقیدت کے پھول بر ساتے ہیں۔

علامہ یوسف جبریل نے اپنی زندگی میں QAASA (Quran Antiatomic Scientific Arguments) کی بنیاد رکھی تھی جو قرآن حکیم کے ابدی پیغام کو سائنسی حوالے سے عالم انسانیت تک پہنچانے کی نیت سے بنائی گئی۔ اس کا آغاز اس وقت کیا گیا جب علامہ صاحب قرآن حکیم اور ایم بیم کے حوالے سے تحقیق مکمل کر چکے تھے۔ بعد میں انہوں نے اسلامی معاشی نظام، سیاسیات، معاشرتی مسائل اور دیگر موضوعات پر بھی تفصیلی کام کیا اور ایک انقلابی سوچ دی، جو فکرِ اقبال کا تسلسل ہے۔ 1984ء کے بعد اپنا علمی کام مکمل کرنے کے بعد روحانی منازل مکمل کرنے کیلئے مکمل گوشہ نشینی اختیار کر لی اور باقی زندگی اُسی پر اپنی پوری توجہ مرکوز کیے رکھی۔ اسی لئے یہ تنظیمی طور پر فعال نہ ہو سکی۔ البتہ اُن کے بڑے صاحبزادے شوکت محمود اعوان نے ادارہ تصنیف جبریل کی بنیاد علامہ صاحب کی زندگی میں ہی رکھ دی تھی۔ اس ادارے کے زیر انتظام علامہ یوسف جبریل کی لگ بھگ ۲۵ کتابوں کی اشاعت عمل میں آئی۔ بعد میں اس ادارے کا نام بدل کر ادارہ افکار جبریل رکھا گیا جس کے ذریعے کتابوں کی اشاعت کے ساتھ ساتھ تحقیق و تدقیق کا کام بھی شروع ہوا اور علامہ صاحب کے افکار کی تحریکات کی گئیں اور انکو تحریر کے ذریعے عوام تک پہنچانے کی سعی کی گئی۔

علامہ صاحب کا کوئی بھی موضوع ہو سب میں ایک چیز مشترک ہے اور وہ ہے مادیت پرستی میں انتہا پسندی کی نظری اخلاقی قدروں کا فروغ، زندگی کے تمام شعبوں میں اسلامی فلاجی اصولوں کی حاکیت، امت مسلمہ کے زوال کے اسباب کی نشاندہی اور مدارک، قرآن کریم کے پیغام کو عالم انسانیت تک پہنچانا وغیرہ۔ لحاظہ 2005ء میں QAASA کا نام بدل کر OQASA (Organization for Quran's Antimaterialism Scientific Arguments) رکھا گیا۔ علامہ محمد یوسف جبریل نے اسلامی معاشی نظام پر جامع کام کیا اور اسلامی معاشی نظام کی ابتداء قربانی کے جذبے اور فلاج و بہبود کے تصور سے ہوتی ہے اور اسکی انتہائی شکل ایک اسلامی فلاجی ریاست ہوتی ہے۔ انسانوں کے بنائے ہوئے کسی نظام میں اتنی وسعت اور بالیدگی نہیں ہے جتنی کہ اسلام میں ہے۔ مسلمانوں کی اکثریت اس حوالے سے شدید لاپرواہی بر تے ہوئے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دیگر نظام تو زبانِ دعایم ہیں مگر اسلامی نظامِ معاش کے متعلق واقفیت نہ ہونے کے برادر ہے۔ ہر فلاجی سوچ رکھنے والا انسان اس نظام کو پسند کرتا ہے۔ فلاجی سوچ پیدا کرنے کیلئے ایک ابتدائی تربیت گاہ

کی ضرورت ہوتی ہے جو لامپ و ہوس پر مبنی اس معاشرے میں بھائی چارے کا نہ صرف درس دے بلکہ عملی نمونہ بھی پیش کرے۔ اس مقصد کے لیے جبریل و یلفر سوسائٹی کا آغاز کیا گیا تھا۔ تکنیکی اعتبار سے پائیداری کیلئے ضروری ہے کہ ہر شخص وہ کام کرے جس کا وہ تجربہ رکھتا ہو۔ لحاظہ و کیلوں، کسانوں، مزدوروں وغیرہ کے علمیہ شعبے ہوں جو انہی مدد آپ کا جذبہ اور حقوق فرائض کا تعین کرتے ہوئے، ثبت سوچ اور عمل کے ساتھ بھلانی کے کاموں میں تعاون کو یقینی بنائیں اور برائی کو ہر ممکن روکنے کی کوشش کریں۔

فلاحی شعبوں کا بنیادی نظریہ: ہر ممبر کوئی ایک کام کرے اور اور اس کا فائدہ تمام سوسائٹی یا کچھ طبقے حاصل کر سکیں۔ ہر کام کو ترتیب سے مخصوص ممبران کو دیا جاتا ہے جو باقی ممبران کیلئے وہ کام کرتے ہیں اور باقی ممبران بھی اسی طرح کچھ کام کرتے ہیں اور فائدہ نہ صرف تمام ممبران کو پہنچتا ہے بلکہ اس کے اثرات معاشرے میں پھیلتے ہیں۔ ہر ممبر کی طرف سے کچھ قربانی پیش کی جا رہی ہو اور اس کے بھی بہت سے مسائل دوسروں کے ہاتھ مل ہو رہے ہوں۔ یہ وہ لازمی اصول ہے جس کی پابندی ہر ممبر کیلئے ضروری ہے۔ اس کا مقصد ایک طرف تو ہر ممبر میں احساس ذمہ داری پیدا کرنا اور اس کو معاشرے کا ایک بہترین فرد بنانا ہے اور دوسری طرف 'بھائی بھائی' کا جو خوبصورت تصور اسلام نے پیش کیا ہے اس کی عملی تصویر پیش کرنا ہے۔ اسکے علاوہ یہ کہ اگر جسم کے ایک حصے میں تکلیف ہو تو وہ دوسرے حصے میں بھی محسوس ہو اور اس کے مدارک کا انتظام کیا جائے۔ بنیادی مقصد فلاج و بہبود کا ذہن تیار کرنا اور معاشیات اسلام کو مد نظر رکھتے ہوئے فلاجی ریاست کی اہمیت کو اجاگر کرنا ہے اور مدنیت کی پہلی فلاجی ریاست کو اپناروں ماؤں اور مشن بنانا ہے۔

دنیا کی بہت سی فلاجی ریاستوں کے افراد رضا کارانہ طور پر کام کرنے کو اپنے لئے باعث فخر محسوس کرتے ہیں مگر ہمارے ہاں یہ سوچ صرف چند افراد تک محدود ہے۔ اکثریت تو اپنے فرائض سے ہی غافل ہے اور خواہش نفس کی پیروی میں اپنے ذاتی مفادات کو ہی فوقیت دیے ہوئے ہے تاہم ایسا ماحول پیدا کرنے کی کوشش کرنا ہے جو میں پانی کا پیالہ آگے بڑھانے پر مائل کر سکے۔

علامہ صاحب کامشن کسی خاص مکتبہ، فکر سے متعلق نہیں بلکہ جملہ انسانیت کیلئے ہے اور اسلئے اس میں حصہ لینا اور اس کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کرنے میں ہی انسانیت کی فتح ہے۔ اس مقصد کیلئے ۹ نومبر ۲۰۱۵ء کو یوسف جبریلؒ فاؤنڈیشن کی بنیاد رکھی گئی اور ادا کاسا اور جبریل و یلفر سوسائٹی کے تمام شعبوں کو اس میں ضمن کرتے ہوئے عوامی کردار کیلئے ممبر شپ کا آغاز کر دیا گیا ہے۔

اغراض و مقاصد:

☆ نوجوانوں کی فکری راہنمائی اور فکری بہبود کیلئے کام کرنا۔

☆ تعلیمی اداروں میں جا کر نصب العین کا پر چار کرنا۔

☆ نسب اعین کی روشنی میں طبائع میں مقابلے کار جان پیدا کرنا۔

☆ قومی ایام کی اہمیت کو اجاگر کرنا اور منانا۔

☆ اساتذہ کرام کی فکری راہنمائی کیلئے نشستیں منعقد کرنا۔

☆ صحت، خون، تعلیم اور روزگار کے شعبوں میں فلاح و بہبود کار جان پیدا کرنا۔

☆ مخیر حضرات کے تعاون سے کتابوں کی مفت تقسیم۔

رکنیت کا دستور:

- (۱) ہرگنگ، نسل، مذهب، فرقہ، ذات، برادری، جنس سے تعلق رکھنے والا ممبر بن سکتا ہے۔ ممبر ان اپنا شخص قائم رکھتے ہوئے تمام معاملات میں ایک دوسرے سے بھرپور تعاون کریں گے۔
- (۲) کم از کم عمر اٹھارہ برس ہوا اور اغراض و مقاصد اور دستور العمل سے متفق ہو۔
- (۳) پڑ کر دہ طبع شدہ فارم پر ایک تصویر چھپا دینے پر رکنیت کیلئے اہل ہو گا۔
- (۴) ممبر شپ کے بعد ہر ممبر کو ایک کارڈ دیا جائے گا جس کے لیے مبلغ ۲۰۰ روپے جمع کروانے لازم ہوں گے۔
- (۵) رکنیت مسٹر ہونے کی صورت میں اپیل کا حق ہو گا۔
- (۶) ہر ممبر وہ تمام سہولیات لے سکے گا جو مختلف فلاجی شعبوں کے ذریعے دی جائیں گی۔
- (۷) ہر ممبر کو کم از کم ایک کام کی ذمہ داری دی جائیگی۔ تنظیم کے سالانہ اجلاس میں شرکت لازمی کرے گا اور اپنی آزادانہ رائے کا اظہار اور صحت مندانہ تقدیم کرنے کا حصہ رکنیت کا حصہ ہو گا۔
- (۸) رکنیت منسون کرنے کیلئے با قاعدہ استعفی بھیجنा ہو گا۔
- (۹) ایسا ممتاز شہری جو سماجی بہبود کے کاموں میں خصوصی و پچھی رکھتا ہو اور اسکی خدمات نمایاں ہوں تو اسکو اعزازی رکنیت دی جا سکتی ہے مگر وہ عہدیدار نہیں بن سکتا اور نہ ہی اس سے عہدیدار کے لیے رائے لی جائے گی۔
- (۱۰) ممبر شپ فارم حاصل کرنے کیلئے مندرجہ ذیل ذرائع استعمال کیے جاسکتے ہیں۔

(i) website : www.oqasa.org for all forms

(ii) Mobile Numbers (at end of document)

سالانہ پروگراموں کی ترتیب:

<u>ماہینہ</u>	<u>آرگنائزر</u>	<u>نام</u>
ربیع الاول	مرید اقبال فاؤنڈیشن	(۱) نقیبہ مخلص، مشاعرہ
اگست	مرید اقبال فاؤنڈیشن	(۲) مقابلہ مضمون نویسی، ملی نگہ
ستمبر	یوسف جبریل فاؤنڈیشن	(۳) مقابلہ حسن نعت
ذی الحجه	یوسف جبریل فاؤنڈیشن	(۴) عرس مبارک حضرت علامہ یوسف جبریلؒ
محرم الحرام	یوسف جبریل فاؤنڈیشن و مرید اقبال فاؤنڈیشن	(۵) خراج عقیدت بحضور سیدنا امام حسین و سیدنا عمر فاروقؑ
نومبر	یوسف جبریل فاؤنڈیشن و مرید اقبال فاؤنڈیشن	(۶) یومِ اقبال، سالانہ تقریب (Anniversary)
اپریل	یوسف جبریل فاؤنڈیشن و مرید اقبال فاؤنڈیشن	(۷) خراج عقیدت بحضور علامہ اقبالؒ، علامہ جبریلؒ، مرید اقبالؒ

تحقیقی ایجمنڈا:

یہ ایجمنڈ انصب العین کی تحقیق قدرتی سے ابھرنے والے نکات پر مشتمل ہے اور اس میں اضافہ یا کمی نصب العین پر تحقیق کی بنیاد پر ہی ہو سکتا ہے۔ تحقیق کتب، مضمائیں یا خطابات کی صورت میں کوئی بھی ممبر پیش کر سکتا ہے۔

(۱) قرآن حکیم کے پیغامِ امن کو انسانیت میں عام کرنا۔ دنیا میں امن کے قیام اور آن و جوہات کو ختم کرنے کی کوشش کرنا جنہوں نے باہم دست و گریبان ہونے کی صورت حال پیدا کی ہے۔

(۲) قرآن حکیم کے مطابق تحقیقی فلاجی معاشی و سیاسی نظام کی حقیقت و اہمیت، عملی اصول و ضوابط، نفاذ کالائجِ عمل وغیرہ کو واضح کرنا۔ دیگر معاشی و سیاسی نظریات اور نظاموں کا اسلامی معاشی و سیاسی نظام کے ساتھ تقابلی جائزہ دے کر واضح کرنا۔ جاگیرداری، ہرمایہ داری، سیاسی تقسیم کی بنیاد پر قائم نظام سیاست کی اصلاح کر کے مسلمانوں کو ایک مرکز اور نظریہ پر مجتمع کرنے کی عملی کوششیں کرنا۔

(۳) قرآن حکیم کے مطابق مادیت اور سائنس پر انسان کے اندر ہے بھروسے کے عقیدے کی اصلاح کرنا۔ روحانیات اور اخلاقی قدروں کا فروغ اور موجودہ دور میں دین کے کردار کو واضح کرتے ہوئے فرقہ واریت کے اثرات کو کم کر نیکی کوشش کرنا۔ وہنِ اسلام کے تمام بنیادی نظاموں (نظامِ معيشہ، مذہب، سیاست، معاشرت، ثقافت) پر تحقیق اور تمام نظاموں کا یہ بعد میگرے عملی نفاذ بالخصوص ان نظاموں کو عملی حیثیت دلانا کہ جن کو دین کا حصہ ہی نہیں سمجھا جاتا۔

(۴) ایک دوسرے سے جوڑنے، بھائی چارہ اور آخری فوائد کی بنیاد پر ایک بلاشبہ فلاجی نظام کا تعارف اور قیام کی کوشش کرنا۔ لائق، ہوس، جہالت، کم علمی، نا انصافی، ظلم، بے ایمانی، بد دیانتی کی لنفی کرتے ہوئے اجتماعی فائدے کی سوچ اپنانے کی ترغیب دلانا۔

(۵) انسان کو انسان کی پہچان اور عام آدمی کو انسانیت کے بنیادی اصولوں سے متعارف کرو اکر معاشرے کا مفید شہری بنانے کی کوشش کرنا۔ ذمہ دار، ایماندار، تربیت یافتہ، انسانیت دوست لوگوں کو متعدد اور مضبوط کرنا۔

(۶) تحقیق، جائزے اور اندازوں سے ایسی حکمتِ عملی ترتیب دینا جس سے مادی و روحانی خواہشات کو توازن میں رکھتے ہوئے معاشرتی ترقی اور انسانی زندگی کے معیار کو بلند کیا جاسکے۔

(۷) طبقاتی و تفاوتی نظامِ تعلیم اور نصاب تعلیم کا خاتمه، مغربی لا دین نظریہ و طریقہ تعلیم کی تحقیق تحریج اور بنیادی فرق واضح کرنا۔ (جاری ہے)

شعبہ جات:

(۱) شعبہ ریسرچ اینڈ پلانگ:

نوت: اصلاحی معاشرے کیلئے فلاجی ذہن کی، فلاجی ذہن کیلئے ذہن سازی کی، ذہن سازی کیلئے دلائل کی اور دلائل کیلئے تحقیق و مطالعہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

(۱) تحقیقی ایجنسٹے کے مطابق مضمایں اور کتابیں تیار کرنا اور نئے تحقیقی پہلوؤں کو اجاگر کرنا۔

(ب) نصب اعین سے متعلق موضوعات پر کام کرنے والوں کو ایک پلیٹ فارم مہیا کرنا۔

(پ) تنظیم کے نمائندہ جرائد اور پمپلٹ وغیرہ کی ترتیب و تدوین کرنا۔

(ج) تحقیقین کی تحقیق پر وڈیو ٹکچرز کی روکارڈنگ کرنا۔

(د) ویب سائٹ اور اخبارات میں مضمایں کی اشتاعت کیلئے متعلقہ ممبرز کو ارسال کرنا۔

(੯) دیگر محققین کے علمی ذخائر سے اقتباسات لے کر اُنکی تشریف کرنا۔

(۱۰) شعبہ پرنٹ میڈیا:

(ا) اخبارات اور پرنسپل میڈیا کے نمائندوں سے رابطہ رکھنا اور تنظیمی سرگرمیوں سے متعلق خبروں کی اشاعت کروانا۔

(ب) تحقیقی مضمون کو اخبارات اور سالوں میں اشاعت کروانا۔

(ج) اشتہارات، پمند، کتابوں اور تنظیم کے مجلے کی اشاعت کا بندوبست کرنا۔

(د) اشاعت شدہ مواد (کتابچہ، سی ڈیز وغیرہ) کی لا جریروں اور عوامی سطح پر تقسیم کا مکمل انتظام کرنا۔

(۱۱) شعبہ ویب میڈیا:

(ا) انٹرنیٹ کے ذریعے عوام تک اپنا پیغام پہنچانا اور سوشل سائٹس کے ذریعے تیار شدہ مواد کی تشریف۔

(ب) ای مینگ سٹم، آن لائن گروپس، آن لائن بلاگز، ویب سائٹس کی تشکیل اور انکو تحرک رکھنا۔

(۱۲) شعبہ چابرنسپورٹ ونگ:

(ا) ممبران سے ایک فارم پر معلومات وصول کر کے کسی خاص تعلیمی قابلیت کے متعلق ملازمتوں کی اطلاع بذریعہ ایس ایم ایس یا ای میل بھیجننا۔

نوٹ: فارم ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کیا جاسکتا ہے اسکے علاوہ اپنے تحصیل چابرنسپورٹ سیکرٹری سے بھی حاصل کیا جاسکتا ہے۔

(ب) مختلف ذرائع سے اطلاعات اکھنی کرنا اور معلومات کیلئے اداروں میں روابط رکھنا نیز قابلیت والہیت رکھنے والے ایمانداروں کی سپورٹ کرنا۔

(۱۳) شعبہ بلڈسپورٹ:

(ا) تمام ممبران کے بلڈ گروپس اور خون دینے کے متعلق معلومات کا ریکارڈ رکھنا۔

(ب) طبی اصولوں اور فوائد کو مد نظر رکھتے ہوئے خون دینے کی تغییب دلانا۔

(پ) کسی ممبر کی خون کی فی الفور ضرورت کو پورا کرنے کا انتظام کرنا۔

(۱۴) شعبہ ایجو کیشن سپورٹ:

(ا) سکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں میں داخلے اور کیرپیئر بلڈنگ میں مدد کرنا۔

(۲) غریب و نادار اور سو سائٹی کے ممبران کیلئے فری کوچنگ کا اہتمام کرنا۔

(۷) شعبہ ایڈم من اینڈ فناں:

(۱) تنظیم کے مالی معاملات کی نگرانی کرے گا۔ آمدن و اخراجات کا حساب کتاب اکاؤنٹ کی صورت میں رکھے گا۔

(ب) ماہانہ یا سالانہ چندہ کی وصولی اور مختلف مد میں آنے یا خرچ ہونے والی رقوم کامناسب ریکارڈ رکھنا۔

(پ) ممبر شپ فارم وصول کرنا اور انکار یکارڈ رکھنا اور متعلقہ شعبوں کو بھی ارسال کرنا۔

(ج) میٹنگ، کانفرنس، محافل اور سینماروں گیر کا انعقاد کرنا۔

تنظیمی فنڈ:

(۱) تنظیمی فنڈ کسی کی ذاتی ملکیت نہیں اور دفتری امور، پمپلٹ اور سی ڈیز کی مفت تقسیم، اجلاس و سینما کے اخراجات، فلاہی سرگرمیوں اور دیگر امور پر خرچ کیا جائے گا۔

(۲) تنظیمی فنڈ سے خریدی گئی اشیاء کا ذاتی استعمال منوع ہے۔

(۳) ہر ممبر کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ پندرہ دن کے نوش پر تنظیم کے آمدن و اخراجات کی تفصیل جان سکے گا۔

علم کا قصودہ ہے پاکی عقل و خرو
فخر کا قصودہ ہے عفتِ قلب و نگاہ

www.oqasa.org , www.allamayousuf.net

admin@oqasa.org , oqasaorg@gmail.com

fb.com/yjfoundation , fb.com/oqasa.org

Mobile Numbers:

0320-0505088

0332-5152261

0308-8374342

0310-5524524

0343-5131415

